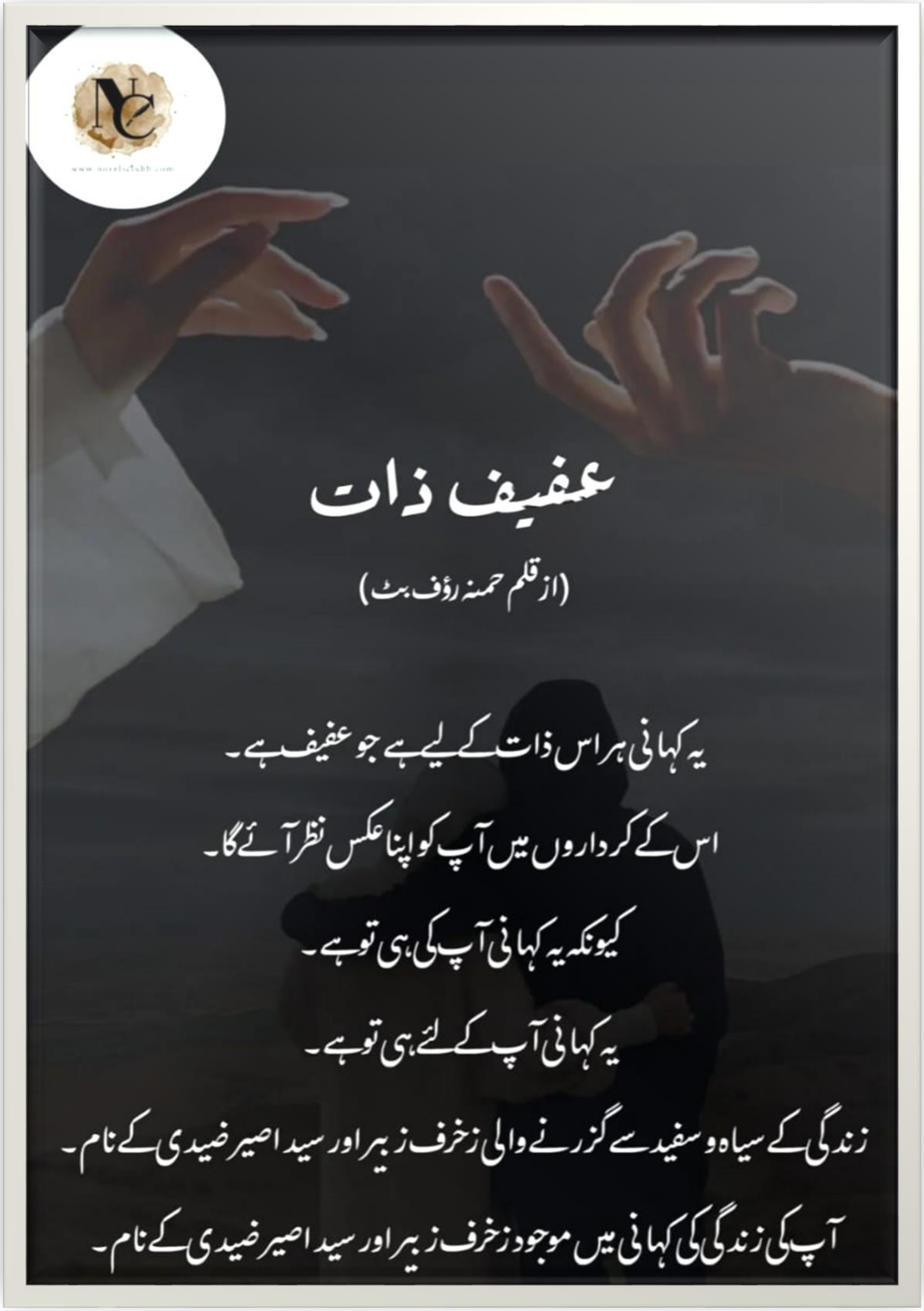
عفیف ذات
(از قلم حمنہ رؤف بٹ)
یہ کہانی ہر اس ذات کے لیے ہے جو عفیف ہے۔
اس کے کرداروں میں آپ کو اپنا عکس نظر آئے گا۔
کیونکہ یہ کہانی آپ کی ہی تو ہے۔
یہ کہانی آپ کے لئے ہی تو ہے۔
زندگی کے سیاہ و سفید سے گزرنے والی زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔
آپ کی زندگی کی کہانی میں موجود زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عفیف ذات

از

حمنہ رؤف

یہ کہانی ہر اس ذات کے لیے ہے جو عفیف ہے۔

اس کے کرداروں میں آپ کو اپنا عکس نظر آئے گا۔

کیونکہ یہ کہانی آپ کی ہی تو ہے۔

www.novelsclubb.com

یہ کہانی آپ کے لئے ہی تو ہے۔

زندگی کے سیاہ و سفید سے گزرنے والی زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔

آپ کی زندگی کی کہانی میں موجود زخرف زبیر اور سید اصیر ضیدی کے نام۔

قسط نمبر:۲

اسلام آباد میں صبح سے ہی بادل چھائے ہوئے تھے۔سردی کی شدت میں آہستہ آہستہ اضافہ ہو رہا تھا۔اس کی انگلیوں کے پور لیپ ٹاپ کے کی پیڈ پر تیزی سے چل رہے تھے۔ کوئی کمرے میں تیزی سے داخل ہوا۔

اصیر بھائی!!!!!"اس نے چیخنے کے انداز میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں داؤد بولو!"اس نے اپنے لیپ ٹاپ کی سکرین کو آف کر کے سٹڈی ٹیبل پر رکھتے" ہوئے کہا۔اس کو معلوم تھا کہ داؤد کیا بتانے آیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ انجان بن رہا تھا۔

یار بھائی میرا رزلٹ تھا آج!"اس کے چہرے پر مسکراہٹ واضح تھی۔"

اووہ!"اصیر کے لب بے اختیار سکڑے۔"

کیا رزلٹ آیا ہے؟"اس نے داؤد سے سوال کیا۔وہ ایک دفعہ پھر انجان بننے کی اداکاری کر رہا تھا۔

یار بھائی آپ کو یاد نہیں تھا؟"اس نے خفگی سے اصیر سے سوال کرتے ہوئے کہا۔اس کو" سچ میں یقین نہیں آرہا تھا کہ اصیر بھی اتنے اہم دن کی تاریخ فراموش کر سکتا ہے۔

خیر!آپ کو اس چاردیواری سے فرصت ملے تو آپ کو یاد رہے نا کچھ،ہنہہ!"وہ خفگی" سے کہتا ہوا منہ کے عجیب و غریب زاویے بناتا ہوا کمرے سے باہر جا رہا تھا کہ اصیر کی آواز پر اس کے قدم رکے۔

میتھس اور انگلش میں کافی اچھے مارکس ہیں،فزکس میں کچھ کم ہیں،اسلامیات میں بھی" اچھے ہی لئے ہیں،اردو میں بھی بس اوکے اوکے ہی ہیں!"وہ بغیر وقفے کے بول رہا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کو مارک شیٹ حفظ ہی ہو گئی ہو۔

www.novelsclubb.com

اور ہاں !"اب کہ وہ کچھ لمحے کیلیئے رکا پھر بولا۔"کیمسٹری میں تو تم نے چھکا ہی مار دیا"
"! بھئی

یہ کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور داؤد کے پاس جا کر اس کو گلے لگا لیا۔

داؤد تو اب تک اس کیفیت سے باہر ہی نہیں آیا تھا۔وہ حیران تھا۔وہ سمجھ رہا تھا کہ شاید اصیر بھول گیا ہے۔لیکن وہ شاید یہ بھول گیا تھا کہ وہ سید اصیر ضیدی ہے۔اس کو کچھ نہیں بھولتا۔کیونکہ وہ کچھ بھولنا چاہتا ہی نہیں ہے۔

داؤد تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہارا کوئی اہم دن بھول سکتا ہوں ؟"خود کو داؤد سے الگ" کرتے ہوئے اس نے بولنا شروع کیا۔

داؤد کچھ شرمندہ سا اس سے نظریں چرا رہا تھا۔

س۔۔س۔۔سوری بھائی !"اس نے کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔"

اوہو یار ! کیا ہو گیا ہے ؟میں تمہیں بس یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ سید اصیر ضیدی اپنی تاریخِ" پیدائش تو بھول سکتا ہے لیکن داؤد ضیدی کی زندگی کے کسی اہم دن کی تاریخ نہیں !"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور ہاں! آئی ایم پراؤڈ آف یو مائی برادر!" اس نے داؤد کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے" فخریہ انداز میں کہا۔

اور یہ سن کر داؤد ایک دفعہ پھر اصیر کے گلے لگ گیا۔

"! تھینک یو سو مچ بھائی"

"You have never let me down"

یہ کہتے ہوئے داؤد کی آنکھوں میں نمی، الفاظ میں محبت اور چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

اچھا چلو اب یہ میلوڈرامہ بند کرو اور ریڈی رہنا شام کیلیئے۔" اصیر یہ کہتا ہوا واپس اپنے" سٹڈی ٹیبل کی جانب گیا۔ کرسی پر بیٹھا اور لیپ ٹاپ کی سکرین کو آن کیا۔

کیوں بھائی؟ شام کیلیئے کیوں ریڈی رہنا ہے؟ کہیں آپ کو کوئی لڑکی پسند تو نہیں آگئی؟ اور" آپ مجھے اس سے ملوانے لے کر جا رہے ہوں۔" وہ وقفہ لیے بغیر ایک کے بعد ایک سوال ایسے کر رہا تھا جیسے اس کو کچھ معلوم ہی نہ ہو۔ دونوں بھائی ہی ایکٹنگ کے بے تاج بادشاہ تھے بس فرق اتنا تھا کہ ایک صرف ایکٹنگ کرتا تھا اور دوسرا اوور ایکٹنگ!

www.novelsclubb.com

بکومت داؤد! تمہیں معلوم ہے ہم نے کہاں جانا ہے۔ چلو اب جاؤ یہاں سے یہ پراجیکٹ" مجھے شام تک کمپلیٹ کرنا ہے۔"اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور ہاں! اگر تم چاہتے ہو کہ ہم شام کو باہر جائیں اور میں یہ پلین کینسل نہ کروں تو اپنی" تشریف کا ٹوکرا یہاں سے گم کرو۔"اب کی بار اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔

اچھا یار جا رہا ہوں!"اس نے کچھ بیزاری سے کہا اور دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔" ایک دفعہ پھر اس کے قدم رکے۔اصیر نے اس کی اس حرکت کو نوٹس کیا تھا۔

اب کیا ہو گیا ہے داؤد؟"اس نے داؤد کی طرف دیکھے بغیر سوال کیا۔اس کی انگلیوں کے" پورا ایک دفعہ پھر لیپ ٹاپ کے کی پیڈ پر تیزی سے چل رہے تھے۔

داؤد اس کے قریب آیا اور کہا"یار ہم کتنے بجے شام کو نکلیں گے؟"اس نے باقاعدہ دانت نکالتے ہوئے اصیر سے سوال کیا۔

سات بجے ریڈی رہنااور اب شکل گم کر و یہاں سے اپنی۔"اس نے ایک دفعہ پھر اس کو"
دیکھے بغیر جواب دیا۔

اور بلآخر داؤد کمرے سے تشریف کاٹوکرا لے کر چلا ہی گیا۔

****

لاہور کا مطلع آج خاصہ خوشگوار تھا لیکن شاہ ہاؤس کے گھر کی آب و ہوا اتنی ہی بری معلوم ہو رہی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ایک کتاب کا مطالعہ کر رہی تھیں کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

آجائیں!"خدیجہ شاہ نے نرمی سے کہا۔"

اندر کیف پریشانی کے ساتھ داخل ہوتا نظر آیا۔

www.novelsclubb.com

پھوپو پلیز جلدی چلیں! زخرف اپنے کمرے کا دروازہ نہیں کھول رہی۔"کیف کے"
چہرے پر واضح پریشانی تھی۔

کیوں نہیں کھول رہی اور کب سے نہیں کھول رہی؟"خدیجہ نے کتاب کو سائیڈ ٹیبل پر"
رکھتے ہوئے سوال کیا۔

"مجھے نہیں پتہ پھوپھو! میں صبح اس کے روم میں گیا تھا تو اس کا دروازہ بند تھا مجھے لگا شاید سو رہی ہو گی۔ لیکن اب جب میں تین گھنٹے بعد پھر گیا ہوں تو دروازہ اب بھی بند ہے۔ نوک کرنے باوجود کوئی رسپانس نہیں ہے۔ پلیز آپ چلیں پھوپھو!" اس نے التجائیہ انداز میں کہا۔ اور خدیجہ شاہ نے پریشانی کے عالم میں اپنا دوپٹا سر پر لیا اور کیف کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئیں۔

"زخرف! آر یو ڈیئر بیٹا؟ دروازہ کھولو ہم پریشان ہو رہے ہیں۔" خدیجہ شاہ نے زخرف کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے فکرمندی سے کہا۔

"پلیز لیو می آلون! مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی!" زخرف نے جواب دیا اس کے لہجے سے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کئی گھنٹوں سے رو رہی ہو۔

"پلیز زخرف! دروازہ کھولو بیٹا کیا پریشانی ہے؟" خدیجہ کے لہجے میں التجا اور پیشانی پر لکیریں واضح تھی۔

"پھوپھو ابھی مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔ آپ لوگ جائیں یہاں سے پلیز۔ میں تھوڑی دیر تک خود ہی آجاؤں گی۔" زخرف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے زخرف! تم دروازہ مت کھولو بٹ پلیز خود کو کوئی نقصان مت پہنچانا۔"

"You are very important for us."

خدیجہ شاہ یہ کہہ کر رکی نہیں بلکہ سیڑھیوں کی جانب مڑ گئیں۔دروازہ کھلنے کی آواز سے انہوں نے واپس مڑ کر دیکھا۔

شکر ہے اللہ کا زخرف! تم نے دروازہ تو کھولا۔"انہوں نے پریشانی سے زخرف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اور یہ کیا حال بنا کر رکھا ہے؟ کیا ہو گیا ہے بیٹا؟ کیوں خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا تم" نے۔ تمہیں اندازہ بھی ہے کہ ہم سب کتنا پریشان ہو گئے تھے؟ کیف کتنا پریشان ہو گیا تھا۔"انہوں نے کیف کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں چڑیل! ایسا بھی کیا ہو گیا جس کے سوگ میں تم فضول قسم کی ہیروئینز کی طرح" دروازہ ہی بند کر کے بیٹھ گئی ہو!"کیف نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

اور زخرف خدیجہ شاہ کے گلے لگ کے رو دی تھی۔

پھوپھو!!"اس کے آنسو مسلسل اس کے گالوں پر گر رہے تھے۔ کھلے اور بکھرے" بال، سیاہ رنگ کے ٹراؤزرز، مسٹر ڈ رنگ کی ٹخنوں سے اوپر آتی فراک اور سیاہ سوئیٹر میں ملبوس وہ اپنی سرخ اور سوجھی آنکھوں کے ساتھ بھی قابل دید لگ رہی تھی۔اس کا چہرا اس کے آنسوؤں کی وجہ سے چمک رہا تھا۔

خدیجہ تم اس کو کمرے میں لے کر جاؤ اور پوچھو کہ کیا ہوا ہے!"عابدہ شاہ کا ضبط جواب" دے گیا تھا۔وہ غصے سے بولیں۔

جی بھابھی!"خدیجہ اثبات میں سر ہلا کر زخرف کو کمرے میں لے گئی۔"

جاؤ کیف تم اس کے لیے پانی لے کر آؤ۔"خدیجہ نے کیف کو کہا۔"

پھوپھو آپ مجھے صاف صاف کہہ دیں کہ یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔ہنہہ!"کیف نے کچھ" منہ بناتے ہوئے کہا اور خدیجہ شاہ اس کو جواب دیئے بغیر ہی زخرف کو کمرے میں لے گئیں۔

زخرف کو بیڈ پر بٹھا کر اور کمرے میں پڑی کرسی کو اس کی جانب کھینچ کر خدیجہ زخرف کے مقابل بیٹھ گئیں۔اس کی ٹھوڑی پر اپنا ہاتھ نرمی سے رکھتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

کیا ہوا ہے زخرف میری جان؟"انہوں نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔"

پھ۔۔۔پھوپھو وہ میرا رزلٹ تھا آج"مسلسل رونے کی وجہ سے اب اس کو ہچکیاں ہی" لگ گئیں تھیں۔

اوہ!تو کیا رزلٹ اچھا نہیں آیا؟"خدیجہ کو سارا معاملہ اب سمجھ آرہا تھا۔"

دیکھو زخرف اگر تمہارے مارکس اچھے نہیں بھی آئے تو کوئی بات نہیں۔تم آئندہ زیادہ" محنت کر لینا میری جان۔"جب زخرف نے کوئی جواب نہ دیا تو انہوں نے اس کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

اور ہاں بھابھی کو میں سمجھا لوں گی ان کی فکر تم مت کرو۔"اس کے ایک دفعہ پھر" خاموش رہنے پر انہوں نے ایک دفعہ پھر اس کو تسلی دی۔اس کی توجہ مسلسل آنسو بہانے پر تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلو مجھے یہ تو بتاؤ کہ کتنے پرسنٹ مارکس آئے ہیں؟"

اب کی بار زخرف نے اپنے روتے ہوئے چہرے سے خدیجہ کی جانب دیکھا اور کہا"ایٹی فائیو پرسنٹ!"

اور خدیجہ شاہ کو لگا تھا کہ انہوں نے کچھ غلط سنا ہے۔اس لئے ایک دفعہ پھر پوچھا۔

"کتنے پرسنٹ؟"

ایٹی فائیو پرسنٹ پھوپھو!"اس کے چہرے پر اتنی شرمندگی تھی جیسے ایٹی فائیو نہیں بلکہ "ففٹی ایٹ پرسنٹ مارکس آئے ہوں۔

اور کیف جو اتنی دیر سے باہر کھڑا دونوں کی باتیں سن رہا تھا طوفان کی مانند کمرے میں داخل ہوا۔

"Are you Insane Zukhraf?"

"یار اس وجہ سے تم نے خود کو کمرے میں لاک کیا ہوا تھا؟"

اس کو اب تک اپنے ڈرامے باز بہن کی ڈرامے بازی پر یقین نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زخرف کیا صرف اسی وجہ سے تم نے خود کو لاک کیا تھا؟"خدیجہ شاہ کو بھی یقین نہیں "آرہا تھا۔

ج۔۔ج۔۔جی پھوپھو!"اس نے مزید روتے ہوئے خدیجہ شاہ کو بتایا۔"

لیکن تمہارے مارکس تو بہت اچھے ہیں۔"خدیجہ شاہ نے حیرت سے اس کو دیکھتے ہوئے" کہا۔

پھوپھو میرا ایڈمیشن نہیں ہو گا اب! یہاں میرٹ بہت ہائی ہے! مجھے یقین نہیں آرہا اتنی محنت کے باوجود کس چیز میں کمی رہ گئی تھی۔"اس نے روتے ہوئے کہا۔

یار تم لڑکیاں کتنی ناشکری ہوتی ہو۔ کبھی کسی حال میں خوش نہیں ہوتی ہو۔مجھے یقین" ہے اگر تمہارا رزلٹ ننانوے فیصد بھی آتا تب بھی تم نے اس بات کا سوگ منانا تھا کہ کاش! سو فیصد آجاتا۔یار تم سے زیادہ شکر گزار تو ایٹ لیسٹ ہم لڑکے ہوتے ہیں۔یاد نہیں ہے پھوپھو آپ کو! لاسٹ ٹائم میرے دوست کے جب سکسٹی پرسنٹ آئے تھے تو اس نے کیسے اپنے گھر کے سامنے ڈھول بجوائے تھے۔"اس نے باقاعدہ دانت نکالتے ہوئے خدیجہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا خدیجہ کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنا شروع کر دیتا لیکن زخرف کی آنکھیں خود پر مسلسل دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے خاموش ہو گیا۔وہ خونخوار شیرنی کی طرح اس پر چڑھ گئی۔اب اس وائی فائی کو تو اللہ ہی بچائے۔

www.novelsclubb.com

کیف تم اپنا منہ بند رکھو! میرا دماغ مزید خراب مت کرو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اور وہ" تمہارا نکما اور نالائق دوست پیپر سے ایک دن پہلے پڑھ کر گیا تھا اسی لئے اس نے ڈھول بجوائے تھے۔ ظاہر ہے ایک دن پڑھ کر جب ساٹھ فیصد آئیں گے تو وہ ڈھول ہی بجوائے گا ناں اور میرا دماغ مزید چاٹنے کی ضرورت نہیں ہے چلے جاؤ یہاں سے۔"زخرف نے باقاعدہ غراتے ہوئے کہا۔

زخرف کیا ہو گیا ہے تمہیں؟اور کیف تم چلو جاؤ یہاں سے۔"خدیجہ نے کیف اور" زخرف کو کچھ جھڑکا۔

چڑیل کہیں کی۔"وائی فائی منہ بناتا ہوا منظر سے غائب ہو گیا۔"

زخرف! اٹھو یہاں سے منہ دھو کر آؤ اور اپنا حلیہ درست کرو پانچ منٹ میں۔ میں یہیں" بیٹھی ہوں۔"خدیجہ نے زخرف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا انہوں نے تحکمانہ انداز میں بولا لیکن لہجہ نرم تھا۔

زخرف بغیر کچھ کہے اپنی جگہ سے اٹھی اور بیت الخلاء میں چلی گئی۔ پانچ منٹ بعد جب وہ اپنے دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ باہر نکلی اور سنگھار میز کے سامنے جا کر اپنا چہرا آئینے

www.novelsclubb.com

میں دیکھا تو اس کے ہئیر برش کی جانب جاتے ہاتھ رکے۔ اس کی آنکھیں واقعی سوجھی ہوئی اور سرخ تھیں۔ خیر اس نے ہئیر برش اٹھا کر اپنے بال سنوارے اور ڈھیلے سے جوڑے میں باندھ کر خدیجہ کے سامنے جا کر بیٹھ گئی۔

خدیجہ اس کی جانب دیکھ کر نرمی سے مسکرائیں اور بولنا شروع کیا۔

"جب میں انٹر کے پیپرز دے رہی تھی اور میرا میتھس کا پیپر تھا جو کہ باقی پیپرز کی نسبت تھوڑا ٹف آیا تھا۔ لیکن کیونکہ میرے کانسیپٹس کلئیر تھے اور مجھے فارمولے بھی آتے تھے اور ہاں مجھے ایک ٹیوٹر بھی پڑھانے آتی تھیں۔ تو میرا پیپر باقی بچوں کی نسبت کافی اچھا ہو گیا تھا۔ میں گھر آئی اور آکر آرام کیا۔ مجھے سوئے ہوئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب امی نے آکر مجھے جگایا اور کہا کہ میری ہم جماعت نے خودکشی کر لی ہے۔" انہوں نے تھوڑا وقفہ لیا ایسے جیسے اب جو بتانے جا رہی ہیں اس کے لئے ہمت جمع کر رہی ہوں۔ خدیجہ نے ایک دفعہ پھر بولنا شروع کیا۔

"اس کا نام 'سپنا' تھا وہ مسلمان نہیں تھی۔ لیکن وہ ایک اچھی لڑکی تھی۔ کلاس کی ٹاپر تھی۔ میری بیسٹ فرینڈ بھی تھی۔ اور وہ ایسی نہیں تھی کہ کوئی ٹرک پتہ لگنے پر مجھ سے

چھپاتی بلکہ جب بھی وہ کچھ نیا سیکھ کر آتی تھی سب سے پہلے وہ مجھے ہی سکھاتی تھی۔ شاید ہی اس کے مارکس کسی مضمون میں کم آتے ہوں۔ اس کے ہمیشہ فل مارکس ہی آتے تھے۔ ٹیچرز کا ادب بھی کرتی تھی۔ جب امی نے مجھے بتایا کہ سپنا نے خودکشی کرلی ہے تو مجھے یقین نہیں آیا مجھے لگا شاید میں اب بھی نیند میں ہوں، شاید میرے کانوں نے کچھ غلط سنا ہے۔ شاید میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں۔ لیکن جب امی نے مجھے جھنجھوڑا اور ایک دفعہ پھر کہا کہ سپنا نے خودکشی کرلی ہے تو میں نے چیخنا شروع کردیا۔ یہ سب میرے لئے بہت عجیب تھا۔" خدیجہ نے کچھ لمحے کیلئے آنکھیں بند کیں اور ایک دفعہ پھر بولنا شروع کیا۔

"میں نے رونا شروع کردیا۔ امی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ شاید ان کو اندازہ نہیں تھا کہ میں اس سے اتنا اٹیچڈ تھی ورنہ وہ مجھے کبھی ایسے نہ بتاتیں۔ مجھے خود بھی اس بات کا اندازہ اسی دن ہوا جب میں نے سپنا کو کھودیا۔ وہ میری پہلی بیسٹ فرینڈ تھی زخرف! اس کے بعد میں نے کلاس میں کبھی کسی سے دوستی نہیں کی۔" خدیجہ شاہ کی آنکھوں میں نمی تھی۔ آواز سے لگ رہا تھا کہ گلے میں آنسوؤں کا ایک گولا اٹکا ہوا ہے لیکن آفرین ہے اس عورت کی ہمت پر جو کسی کے سامنے ٹوٹتی نہیں تھی۔ کسی کے سامنے روتی

نہیں تھی۔ وہ فرش پر بچھے کارپٹ کی جانب نظریں مرکوز کئے بول رہی تھیں۔ تھوڑے وقفے کے بعد انہوں نے ایک دفعہ پھر بولنا شروع کیا۔

اس دن مجھے اندازہ ہوا کہ وہ میری دوست نہیں تھی۔ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی تھی۔ " اس نے ایک دفعہ بھی ہمارا نہیں سوچا؟ ایک دفعہ بھی یہ نہیں سوچا کہ اس کے ماں باپ پر کیا گزرے گی؟ وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اس کی وفات کے تیسرے دن اس کے ابو کو ہارٹ اٹیک ہوا اور ان کی ڈیتھ ہو گئی۔ اس کی ماں کو اس صدمے سے فالج کا اٹیک ہو گیا۔ چند عرصے بعد ان کی بھی ڈیتھ ہو گئی۔ وہ سب اس صدمے کو برداشت نہیں کر سکے۔ سپنا مجھے ہمیشہ کہتی تھی کہ وہ اپنے ماں باپ سے بہت محبت کرتی ہے۔ میں جب کبھی ان کے گھر جاتی تو اس کی امی بھی اس کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اس سے بہت محبت کرتی تھیں۔ اس کے ابو ایک سرکاری کلرک تھے اور امی کپڑے سلائی کرتی تھیں اس کے باوجود انہوں نے سپنا کو کافی اچھے کالج میں پڑھایا وجہ سپنا کی ذہانت تھی۔ اس کو فیس میں سپیشل رعایت ملتی تھی۔ لیکن وہ ذہین لڑکی اتنی بیوقوف نکلے گی میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس دن میں نے جاناز خرف کہ دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک سپنا کے ماں باپ جیسے جو اگر کہتے ہیں کہ

"I can't live without you"

تو وہ حقیقت میں آپ کے بغیر نہیں جی پاتے اور مر جاتے ہیں۔" خدیجہ نے ایک دفعہ پھر کچھ لمحے کیلئے وقفہ لیا۔ یہ سب بتانا اتنا آسان نہیں تھا جتنا ان کو لگ رہا تھا۔ اپنے دوست کے مرنے کا سوچ کر ہی انسان کی روح کانپ جاتی ہے۔ دوستی بھلے خونی رشتہ نہیں ہے لیکن کسی دوست کے چلے جانے کا سوچ کر ہی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ کے جسم سے کسی نے سارا خون نچوڑ لیا ہو۔ جیسے کسی نے آپ کو جیتے جی مار دیا ہو۔ دوستی واقعی ایک انمول تحفہ ہے۔

پھوپھو اور دوسری کیٹگری میں کون لوگ فال کرتے ہیں؟" زخرف کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

دوسری کیٹگری میں سپنا جیسے لوگ فال کرتے ہیں جو صرف وعدے کرتے ہیں کہ وہ" آپ کو کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے لیکن پھر وہ خود بھی چلے جاتے ہیں اور آپ کو بھی زندہ

لاش کی مانند اس دنیا میں سوگ منانے کے لیے چھوڑ جاتے ہیں۔ سپنا کے ابو کی ڈیتھ کے بعد تقریباً روز ہی میں سپنا کے گھر جاتی تھی۔اس کی امی سے فالج ہونے کو وجہ سے ٹھیک سے بولا نہیں جاتا تھا۔ لیکن ان کی پیشانی پر یہ واضح لکھا تھا کہ وہ کچھ بولنا چاہتی ہی نہیں ہیں۔ کبھی کبھار تو مجھے ایسا لگتا تھا کہ وہ شاید بول ہی نہیں سکتیں۔ شاید وہ گونگی ہو گئیں ہیں۔ لیکن پھر میں سوچتی تھی کہ وہ بولیں بھی تو کیا؟ان کے پاس سوگ کے علاوہ کچھ نہیں بچا تھا۔ انہوں نے اپنی اولاد کو کھویا تھا۔ غم ہر غم سے بڑا تھا۔ والدین کے جیتے جی جب ان کی اولاد ان کو چھوڑ جائے تو وہ بھی اس اولاد کے ساتھ خود کو قبر میں اتار آتے ہیں۔ اور پھر زندہ رہنے کی اداکاری کا لمبا عرصہ نبھاتے ہیں۔ زندہ رہنے کی اداکاری کرتے ہیں کیونکہ جینا تو وہ تب ہی چھوڑ دیتے ہیں جب ان کی اولاد ان کو چھوڑ کر جاتی ہے۔

تمہیں پتہ ہے زخرف ان کی خاموشی کی آواز میرے کانوں کے پردے پھاڑنے کے لئے کافی تھی۔ خیر دن گزرتے گئے اور ایک دن آیا جب وقت ان پر بے رحمی سے مہربان ہو ہی گیا۔ میں ان کے پاس بیٹھی تھی تو انہوں نے مجھے مخاطب کیا۔ مجھے لگا میرے کانوں نے کچھ غلط سنا ہے کیونکہ میں نے ان کی آواز ایک عرصے کے بعد سنی تھی۔ خیر انہوں نے بولنا شروع کیا۔

مجھے لگتا ہے کہ شاید میری اور رام (سپنا کے والد) ہی کے پیار میں کمی رہ گئی تھی ورنہ سپنا" ہمیں ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔ یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں سے مسلسل پانی بہہ رہا تھا۔ سپنا ہمیشہ یہی کہتی تھی کہ میں ہی تمہاری بیٹی اور بیٹا ہوں ماں۔ کاش وہ نہ مرتی خدیجہ! وہ "سچ میں ایک سہانا سپنا تھی جس کی تعبیر بہت بھیانک تھی۔

انہوں نے بولنا بند کیا اور مسلسل چھت پر لگے پنکھے کی جانب دیکھتی رہیں۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پھر بولنا شروع کیا۔

اس کی گردن پر رسی کے جو نشان تھے وہ مجھے نہیں بھولتے۔اس کی پنکھے سے لٹکتی لاش" مجھے سونے نہیں دیتی۔ سپنا روز میرے سپنے میں آتی ہے مجھے کہتی ہے ماں میں بہت تکلیف میں ہوں۔ یہاں سانس لینا مشکل ہے۔میں اس کو جواباً کچھ کہنے لگتی ہوں تو میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ میرا سپنا ٹوٹ جاتا ہے۔ میری بچی بہت تکلیف میں ہے خدیجہ! تم کچھ کرو۔ میری بیٹی مجھے واپس لادو۔ کیا وہ زندہ نہیں ہو سکتی؟ ایک دفعہ ۔۔۔ بس ایک دفعہ خدیجہ اس کو واپس لادو میں اس کو پھر کبھی خود سے دور نہیں ہونے دونگی۔ یہ کہہ کر وہ میرے گلے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے مجھ سے الگ ہوتے ہوئے ایک دفعہ پھر مجھے مخاطب کیا۔انہوں نے کہا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں خدیجہ ! تم مجھے کلمہ پڑھا دو میری بچی۔کچھ دیر تک میں ان کو لاعلمی سے دیکھتی رہی کیونکہ میرے سامنے بیٹھی عورت کون تھی کیا تھی یہ سمجھنا بہت مشکل تھا لیکن پھر میں نے ان کو کلمہ پڑھایا۔ان کے کہنے پر ان کو وضو کروایا پھر ان کو توبہ کے نوافل پڑھائے۔میں پہلے پڑھتی اور وہ میرے پیچھے دہراتی تھیں۔جب میں نے دوسری رکعت پڑھانا شروع کی تو ان کی آواز میری سماعت سے ٹکرانا بند ہو گئی۔مجھے لگا شاید اب ان سے اونچا بولا نہیں جا رہا اس لئے اب وہ اونچا نہیں پڑھ پا رہیں۔سلام پھیر کر جب میں نے اس کرسی کی جانب دیکھا جس پر بیٹھ کر وہ نماز پڑھ رہی تھیں تو میرا وجود ساکت ہو گیا۔مجھے لگا شاید اب میں کبھی کھڑی نہیں ہو پاؤں گی۔" یہ کہتے ہوئے خدیجہ کی آنکھیں نم تھیں۔آنسو چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ہمیں باہر آنے دو۔لیکن خدیجہ کے آنسو قیدی کی مانند آنکھ میں ہی رہے۔مجال ہے جو اس کی اجازت کے بغیر ایک آنسو بھی گال پر آجاتا۔

"ان کا سر کرسی کی پشت سے ٹکا ہوا تھا۔آنکھیں کھلی ہوئی تھیں ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ جم گئی ہوں۔آنسو بھی گال پر بہہ کر جم گئے تھے۔میں ان کے قریب گئی تو ان کا پورا جسم

آہستہ آہستہ برف بنتا جارہا تھا۔ایک اور محبت کرنے والے نے محبت میں جان دے دی تھی۔پاروتی آنٹی(سپنا کی والدہ)خدا کو پیاری ہو گئیں تھیں۔وہ سچ میں خدا کو پیاری ہی تو ہو گئیں تھیں مرنے سے قبل وہ اپنے اللہ کو پیاری ہو گئیں تھیں اللہ نے ان کو چن لیا تھا "اس لئے۔۔۔۔۔

زخرف کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ کر اس کے گالوں پر گرنا شروع ہو گئے۔

لیکن خدیجہ شاہ!اس عورت کا دل سچ میں پتھر ہی کا بنا تھا۔"کمرے میں خاموشی چھا گئی" جس کو ایک دفعہ پھر خدیجہ کی آواز نے توڑا۔

تمہیں پتہ ہے زخرف!"خدیجہ شاہ نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"

پاروتی آنٹی کا ایک ایک لفظ میرے دماغ کے کسی کونے میں سٹور ہو گیا ہے میں چاہتی" ہوں کہ وہ دن کسی طرح میری یاداشت سے مٹ جائے۔لیکن وہ دن،ان کے الفاظ،ان کے آنسو اور ان کی خاموشی مجھے کبھی نہیں بھولتی اور نہ ہی کبھی بھول سکتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہے نہ ایک شعر:

یادِ ماضی عذاب ہے یارب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

"میں بھی یہی چاہتی ہوں ماضی کا وہ دن میرے حافظے سے چھن جائے۔"

کیا کچھ نہیں تھا اس پتھر دل عورت کی آواز میں جو سامنے والے کو موم بنا دیتا تھا۔ لیکن وہ عورت خود نہیں پگھلتی تھی۔

لیکن پھوپھو انہوں نے سوسائڈ کیوں کی تھی؟"زخرف نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اس کو پیپر نہیں آتا تھا اس سے یہ برداشت نہیں ہوا کہ کلاس کی ٹاپر کو میتھس کا" پیپر نہیں آتا۔ ہمارا ایجوکیشن سسٹم بہت عجیب ہے یہ بچوں کو نمبروں کے پیچھے بھاگنے پر

مجبور کرتا ہے اور جب بچے بھاگ بھاگ کر تھک جاتے ہیں تو وہ اسی طرح خود کشی کر لیتے ہیں۔ یہاں ایک ایسا بچہ جس کے پاس سکل ہوں لیکن نمبر نہ ہوں اس کی کوئی قدر نہیں ہے۔ پھر ہم گلہ کرتے ہیں کہ بچے باہر جانے کی خواہش کیوں ظاہر کرتے ہیں۔ وہ یہ سب اسلئے کرتے ہیں کیونکہ جس بچے کو یہاں سکل ہونے کے باوجود اور نمبر کم آنے کی وجہ سے دن رات زمانے کی باتیں سننی پڑتی ہیں وہیں باہر کے ممالک اس ہی بچے کو پالش کر کے ہیرا بنا دیتے ہیں۔ وہ اس کی قدر کرتے ہیں۔ اس کو دن رات طعنے نہیں دیتے اور سپنا بھی ان نمبروں کے پیچھے بھاگ بھاگ کر تھک گئی تھی۔ وہ ایسی ہی تھی۔۔۔ کلاس میں بھی ایک نمبر کے کٹ جانے پر وہ اسی ٹیسٹ کو بار بار مجھے سناتی تھی کہ کہیں پھر وہ غلطی نہ ہو جائے۔ وہ ناکامی کو کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اپنے ماں باپ کی بیٹی اور بیٹا دونوں تھی۔ اس کو لگتا تھا کہ اگر وہ کچھ نہ کر سکی تو اس کو زمانے والے یہ طعنہ دیں گے کہ اگر بیٹا ہوتا تو کچھ کر ہی لیتا۔ وہ زمانے کے طعنوں سے ڈرتی تھی۔

پیپر سے ایک دن پہلے مجھے ایک سوال حل کرنے میں پرابلم ہو رہی تھی اور میری ٹیوٹر بھی آف پر تھیں۔ ان کو کسی وجہ سے اپنے گاؤں جانا پڑا تھا۔ میں سپنا کے گھر گئی تو وہ بہت خوش تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے سپنا آج تو بڑی خوش نظر آ رہی ہو۔ لگتا

www.novelsclubb.com

ہے پیپر کی تیاری ہو گئی ہے۔ پھر میں نے اس کو کہا کہ مجھے اس سوال کو حل کرنے میں تھوڑا مسئلہ ہو رہا ہے تم میری ہیلپ کر دو۔" میری بات کے مکمل ہونے سے پہلے ہی سپنا نے بولنا شروع کیا۔

ارے تو کیوں چِنتا کرتی ہے خدیجہ۔ یہ لے اور اس کو حل کر۔ کل کا پیپر بہت اچھا ہو گا" تیرا۔" اس نے مجھے ایک سفید کاغذ تھماتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہے سپنا؟"

خدیجہ یہ میرا دوست ہے ناں راحل۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ وہی دے کر گیا" ہے۔ اس کے کسی دوست نے دس ہزار کا خریدا ہے۔ اس نے دس ہزار پر زور دیتے ہوئے "کہا۔ یہ کل کا پرچہ ہے بس تو اس کو حل کر لے خدیجہ۔

لیکن یہ تو غلط بات ہے سپنا! تم نے سارا سال اتنی محنت کی ہے اور اب تم ایسے کر رہی" "ہو۔ تم اپنی تیاری پوری رکھو اور اگر کل یہ والا پیپر نہ آیا تو؟

دیکھ خدیجہ سوال بہت زیادہ ہیں اس لئے مجھ سے یہ سارے سوال نہیں ہونگے میں" ساری رات بیٹھ کر اس پرچے کو ہی حل کروں گی اور ہاں تو آم کھا گٹھلیاں نہ گن!" سپنا یہ

کہہ کر بیڈ پر بیٹھ کر اس پرچے کو حل کرنے میں مصروف ہو گئی۔ "ارے جاناں خدیجہ کرنا ہے تو کر نہیں کرنا تو نہ کر۔۔ لیکن مجھے ابھی کوئی بھاشن نہ دیں۔ "چل پھر کل بات ہوتی ہے۔ میں اس سفید کاغذ کو وہیں چھوڑ کر گھر واپس آ گئی۔ اگلے دن وہ پیپر ہی نہیں آیا تھا بلکہ اس پیپر سے ایک سوال بھی نہیں آیا تھا۔ اس کا وہ دوست راحل اس سے جھوٹ بول کر گیا تھا کہ کہیں سپنا کے زیادہ نمبر نہ آجائیں۔ وہ سپنا سے بہت حسد کرتا تھا۔ اور سپنا بیچاری ہر آتے جاتے کو اپنا دوست سمجھ بیٹھتی تھی۔ خیر بات کرنے کا مقصد یہ ہے زخرف جب تم نے آج یوں دروازہ بند کر لیا تھا اور مجھے پتہ چلا کہ تم نے اتنے اچھے مارکس لینے کے باوجود یہ حرکت کی ہے تو مجھے بہت افسوس ہوا زخرف! کیا حال بنا لیا تھا تم نے اپنا۔ تمہیں اندازہ ہے کیف، میں اور بھابھی کتنے پریشان ہو گئے تھے۔ اور تم نے بلاوجہ کیف کو جھڑکا۔"

www.novelsclubb.com

زخرف اب اپنے کیے پر شرمندہ ہو رہی تھی وہ سچ میں بہت ناشکری تھی۔ اس کو یاد تھا کہ اللہ کو رزلٹ سے کچھ دنوں پہلے ہی تو یاد کیا تھا اس نے اور ہاں صرف پیپرز میں نمازیں پڑھی تھیں اس نے۔ اس یقین کے ساتھ کہ اب سب ٹھیک ہو گا۔ اللہ سب سنبھال لے گا اور اللہ نے سب سنبھال ہی تو لیا تھا لیکن انسان سچ میں بہت ہی ناشکرا پایا گیا ہے۔

زخرف!"خدیجہ نے اس کو مخاطب کیا۔"

ہمارا نفس اتنا سستا نہیں ہونا چاہیے کہ چند نمبروں کے اچھے نہ آنے کے عوض ہم اس کو" بیچ ڈالیں۔ ہمارے نفس کو اتنا مضبوط اور انمول تو ہونا چاہیے کہ جنت کے علاوہ کوئی اس کو "خرید نہ سکے۔

کمرے میں ایک دفعہ پھر سناٹا چھا گیا تھا۔اور اب کی بار اس خاموشی کو خدیجہ نے نہیں بلکہ زخرف نے توڑا تھا۔اس نے خدیجہ کے ہاتھوں کو نرمی سے تھاما اور کہا۔

پھوپھو آئی ایم سو سوری! میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں۔مجھے معلوم ہے کہ میں بہت" ناشکری ہوں۔پھوپھو مجھے معاف کر دیں پلیز!"وہ اس کے ہاتھوں کو اب نرمی سے چومتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

کوئی بات نہیں زخرف میری بچی! تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے میرے لیے یہی" بہت ہے۔لیکن آئندہ ایسا مت کرنا۔۔۔سوچنا بھی مت!"انہوں نے نرمی سے اس کو وارن کرتے ہوئے کہا اور زخرف خدیجہ کے گلے لگ گئی اور نم لہجے میں بولنا شروع کیا۔

آئی لو یو سو مچ پھوپھو! میں آئندہ ایسا کچھ نہیں کروں گی۔ میں کیف سے بھی ابھی جا کر" سوری کہہ دیتی ہوں۔ انفیکٹ میں اس کو چاکلیٹ بھی دیتی ہوں۔" اس کے دماغ میں جیسے ترکیب آئی۔ کھانے کی چیز کو دیکھ کر وائی فائی مان ہی جائے گا۔ ندیدا کہیں کا! اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

اور اللہ؟ اس کی بھی تو ناشکری کی ہے۔ اس کو بھی تو ناراض کیا ہے تم نے! اللہ کو نہیں" مناناز خرف؟" اور زخرف ایک دفعہ پھر شرمندہ سی ہو گئی۔

میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا ہر گز نہیں ہے میں صرف تمہیں یہ بتانا چاہتی ہو کہ اللہ تم" سے راضی ہونے کیلئے کبھی چاکلیٹ نہیں لے گا۔ بس تم اس سے دل سے توبہ کرو۔ سنسئیر ہو کر اور وہ فوراً راضی ہو جائے گا۔" خدیجہ نے کہا۔

اوکے پھوپھو ابھی تو ظہر کی نماز کا ٹائم نکل چکا ہے میں عصر کی نماز میں اللہ سے دعا کر لوں" گی۔" اس نے پھرتی سے کہا۔

کیوں؟ دعا صرف نماز میں تھوڑی مانگی جاتی ہے۔ توبہ صرف نماز میں نہیں کی جاتی" زخرف۔ دعا تو اللہ کو پکارنے کا نام ہے اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ تم نماز میں ہی

صرف دعا مانگ سکتی ہو۔جب تمہیں دعا مانگنی ہو تم اللہ کو یاد کر سکتی ہو۔اللہ سے ملاقات کی کوئی فکس ٹائمنگ نہیں ہوتی زخرف! وہ ہر ٹائم اپنے بندوں کے لیے اویلیبل رہتا ہے۔ وہ کبھی آف لائن نہیں ہوتا۔وہ ہمیشہ اپنے بندوں کیلئے آن لائن ہی رہتا ہے زخرف تم جب اس کو توبہ اور دعا کا میسج کرو گی وہ جلد یا بدیر اس کا جواب ضرور دے گا۔وہ سین کر کے کبھی اگنور نہیں کرتا۔وہ ہم انسانوں کی طرح بے حس نہیں ہے وہ خدا بن کر معاف کر دیتا ہے،انسانوں بن کر دھتکارتا نہیں ہے۔یہ ہم انسان ہی ہیں جو انسان ہو کر بھی معاف نہیں کرتے۔فوراً جنت اور جہنم کا فیصلہ سنا دیتے ہیں۔ہمیں سب کی قبروں کے حساب اور عذاب کا علم ہے سوائے ہماری اپنی قبر کے۔"

www.novelsclubb.com

تو اب میں بس دعا یونہی مانگ لوں؟"زخرف نے نا سمجھی میں سوال کیا۔"

ہاں جیسے تم نے ابھی مجھ سے کہا کہ تم نے ناشکری کی ہے۔تو اب تم اللہ کو راضی کرنے کے لیے شکرانے کے نفل ادا کر سکتی ہو اور توبہ بھی کر سکتی ہو۔"خدیجہ نے نرمی سے کہا۔"

اوکے ! سمجھ گئی۔" چلیں میں شکرانے کے نفل ادا کرکے آتی ہوں آپ امی کو میرے" سارے ڈرامے کا بیک گراؤنڈ سمجھا دیں ورنہ انہوں نے کل جو قیمے والی مشین لی ہے ناں اس سے میرا قیمہ بنادینگی۔"اس نے معصومیت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو ٹھیک ہے تم نماز پڑھ کر نیچے آجانا۔" خدیجہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔"

زخرف نے جلدی جلدی وضو کیا دو منٹ سے بھی کم وقت میں شکرانے کے نفل ادا کیے اور دعا مانگے بغیر ہی جائے نماز فولڈ کردی۔اور نماز چادر جو اس کو پھوپھو نے گفٹ کی تھی اتار کر بالوں کو کیچر میں بند کیے نیچے چلی گئی۔اور وہ یہ کہہ رہی تھی کہ "میں" سمجھ گئی ہوں ! ٹھوکر کھائے بغیر بھی کبھی سنبھلنا آیا ہے ہم انسانوں کو؟

سیڑھیاں اترتے ہی اس کا سامنا سب سے پہلے رضیہ اور نگزیب سے ہوا۔

اے لڑکی ! ہو گیا تمہارا ڈرامہ ختم۔میں تو پہلے ہی جانتی تھی کہ یہ سب ڈرامے ہیں" تمہارے۔خدیجہ بھی یونہی کیا کرتی تھی۔اپنی باتیں منوانے کے لیے اور اپنے عیبوں پر پردے ڈالنے کے لیے وہ یہی ڈرامے رچاتی تھی۔"رضیہ نے نخوت سے کہا۔

اس وقت میرا آپ سے بحث کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے تائی امی۔اور ویسے میں نے ایک" بات نوٹس کی ہے۔آپ کو کسی کی خوشی میں خوش ہونا نہیں آتا۔بندہ مبارک باد ہی دے دیتا ہے۔اتنے اچھے مارکس آئے ہیں میرے۔لیکن نہیں بھئی آپ تو ہر ٹائم ہی منہ سے آگ نکالنے کے موڈ میں ہوتی ہیں بس آپ کو کوئی ملنا چاہیے جس کو آپ اپنی اس آگ سے جلا کر راکھ کر دیں۔"زخرف کے لہجے میں بدتمیزی بالکل نہیں تھی اس نے صرف بات کی تھی جی جی اس نے صرف بات ہی تو کی تھی لیکن اس کو پتہ تھا کہ اس نے رضیہ کی دم پر پاؤں رکھا ہے۔

ہائے ہائے! کیسی گز بھر کی زبان ہے تمہاری لڑکی۔کوئی فائدہ نہیں ہے ان نمبروں کا" جب بڑوں کا ادب نہیں سکھاتے یہ نمبر۔"رضیہ نے ایک دفعہ پھر منہ سے انگارے نکالتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

جی جی تائی امی! میں ایسا کرتی ہوں نمبروں کیلئے خود محنت کرتی ہوں۔ادب سیکھنے آپ" سے آجاؤں گی۔آپ اپنے قیمتی وقت میں سے مجھے کچھ وقت دینگی ناں میری پیاری تائی امی۔اس نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔آج اس کا موڈ میں سچ میں بحث کرنے کا نہیں

تھا۔ لیکن ابھی تو میں باہر لان میں جا رہی ہوں سب کے ساتھ۔ آپ بھی آجائیں۔" اس نے رضیہ سے جان چھڑاتے ہوئے کہا اور باہر چلی گئی۔

ہائے بابا! ہائے تایا ابو! کیسے ہیں آپ دونوں؟ آج آپ لوگ آفس سے جلدی آگئے۔ خیریت؟" زخرف نے زبیر شاہ اور اورنگزیب شاہ سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

جی جی محترمہ! آپ کا کیا خیال ہے ہمارا گھر آنا نہیں بنتا تھا؟ جواب زبیر یا اورنگزیب نے " نہیں بلکہ ذوہان نے دیا۔

میں کچھ سمجھی نہیں!" زخرف نے نا سمجھی میں ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔ "

ہاں چڑیل! تم کیوں سمجھو گی؟ لیکن ہم سب تو تمہارے اس میلو ڈرامے کو خوب سمجھتے " ہیں۔" کیف کے لہجے میں واضح طنز تھا۔

www.novelsclubb.com

اوہ!!" زخرف نے شرمندہ ہوتے ہوئے اپنا سر کھجایا۔ "

دیکھیں بابا اور تایا ابو! مجھے لگا تھا میرے مارکس میری محنت کے حساب سے کم آئے ہیں۔" اس لیے میں نے یہ سب کیا اور میں شرمندہ ہوں اپنی اُس حرکت پر۔ آئی ایم رئیلی

سوری... رئیلی آئی ایم! مجھے اندازہ ہے میری اس حرکت کی وجہ سے آپ سب کتنا پریشان ہو گئے تھے۔"اس نے شرمندہ ہوتے ہوئے سب سے معافی مانگی۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔ ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے بلکہ یہ لو یہ تمہارا انعام ہے بیٹا بہت اچھے مارکس لئے ہیں تم نے ماشاءاللہ۔" نیلے رنگ کے تین نوٹ زخرف کو تھماتے ہوئے اورنگزیب نے کہا۔

تھینک یو سو مچ تایا ابو۔"زخرف نے مسکراتے ہوئے پیسوں کو تھام کر مٹھی میں بند کر کیا۔

کیف تو بس منہ کھول کر دیکھتا ہی رہ گیا۔ڈرامے باز کہیں کی انسان ایک دفعہ تو شرمہ حضوری میں بھی منع کر ہی دیتا ہے کیسے فوراً پکڑیں ہیں اس چڑیل نے پیسے۔اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

زخرف میں تمہارے لئے کیک کر کر آیا ہوں تم ایسا کرو اس کے ساتھ چائے بنالو۔آج" ہم سب سیلبریٹ کریں گے۔"زبیر شاہ نے کہا۔

اوہ بابا! آئی لو یو!"زخرف نے محبت سے زبیر شاہ کے گلے لگتے ہوئے کہا۔"

آئی لو یو ٹو بیٹا اینڈ آئی ایم پراؤڈ آف یو زخرف!" زبیر شاہ نے محبت سے کہا۔"

چلیں میں آپ سب کے لئے اچھی سی چائے بنا کر لاتی ہوں۔" زخرف یہ کہتی ہوئی کچن "میں چلی گئی۔

وہ کچن میں چائے بنا رہی تھی جب کسی کے قدموں کی چاپ سے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

اوہو ذوہان بھائی! آپ ہیں۔ کچھ چاہیے آپ کو؟" زخرف نے ذوہان کو دیکھتے ہوئے "کہا۔

اس نے آفس سے آکر ابھی تک کپڑے تبدیل نہیں کئے تھے۔ بلیو جینز اور چیکس والی شرٹ پہنے وہ کافی تھکا ہوا لیکن اچھا لگ رہا تھا۔

نہیں نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے انفیکٹ میں تمہیں یہ دینے آیا تھا۔" ذوہان نے زخرف "کو گفٹ پیپر سے ریپ ہوا ایک ڈبہ تھمایا۔

"یہ کیا ہے ذوہان بھائی؟"

! یہ تمہارا ریواد ڈ ہے۔ بہت اچھا رزلٹ آیا ہے تمہارا کو نگر یچو لیشنز زخرف زبیر"

You have done a great job.

ذوہان نے مسکراتے ہوئے زخرف کو وہ ڈبہ تھمایا۔

اس میں کیا ہے؟"زخرف نے اس کو تھامتے ہوئے سوال کیا۔"

خود دیکھ لو اور مجھے بھی بتانا کہ کیسا لگا۔"اس نے ایک دفعہ پھر مسکراتے ہوئے کہا اور"
کیبنٹ سے پانی پینے کیلئے گلاس نکالنے لگا۔

زخرف نے اس ڈبے کو کھولا۔۔اس کے لب ذرا سے کھلے۔ان بھوری اور گہری م"
آنکھوں میں حیرت واضح تھی۔

ذوہاااان بھائی! اُفف آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے یہ واچ چاہیے تھی۔"اس کی خوشی کا کوئی"
ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں پسند آئی؟"ذوہان نے گلاس کو شیلف پر رکھتے ہوئے اس کے مقابل کھڑے"
ہوتے ہوئے بازوؤں کو سینے پر پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

"پسند؟ بہت بہت بہت پسند! آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے یہ والی واچ چاہیے تھی؟"

اس نے حیرانی سے گھڑی کو کلائی میں پہنتے ہوئے کہا۔چکور ڈائل جس کے چاروں اطراف چھوٹے چھوٹے نگینے جڑے ہوئے تھے سلور اور ڈل گولڈن رنگ کی گھڑی اس کے خوبصورت ہاتھوں کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔

"یاد کریں محترمہ! کوئی چیز پسند آنے پر جب تک 'آپ' اس چیز کے گھر میں اشتہار نہ لگوا دیں 'آپ' کو سکون نہیں آتا۔یاد کریں محترمہ! لاسٹ منتھ 'آپ' نے سارے گھر والوں کو یہ گھڑی دکھائی تھی کہ مجھے یہ بہت پسند ہے۔"اس نے تینوں دفعہ آپ پر زور دیتے ہوئے کہا۔اس کو جب بھی زخرف کو تنگ کرنا ہوتا تھا وہ اس کو آپ اور محترمہ کہہ کر ہی تنگ کرتا تھا۔بھلا اتنی عزت تنگ کرتے ہوئے کون دیتا ہے؟ دیتا تو ہے بھئی۔۔۔۔

""ذوہان اورنگزیب! زخرف زبیر کو۔

www.novelsclubb.com

"اُفف اللہ ذوہان بھائی آپ کیسے ہر ہر بات کو یاد رکھتے ہیں اور موقع دیکھتے ہی سامنے والے پر وار کرتے ہیں۔"زخرف نے کچھ چڑتے ہوئے کہا۔

اور ہاں میں نے یہ اس لئے نہیں بتایا تھا کہ آپ یا کوئی اور مجھے یہ گفٹ کر دے۔ مجھے بس" پسند ہے کہ میں سب سے اپنی پسند شئیر کروں۔"اس نے جیسے بات کی وضاحت دیتے ہوئے کہا۔

جی جی مجھے بہت اچھے سے پتہ ہے زخرف کہ تمہاری ایسی کوئی انٹنشنز نہیں تھیں۔"""

ذوہان نے اس کے کان کے قریب جا کر سرگوشی کی۔

ہائے اللہ! چائے ابل گئی!"زخرف نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"

بس اب تو پکا اماں نے میرا قیمہ بنانا ہے۔ لکھوالیں آپ مجھ سے۔"وہ بس رو دینے کو" تھی۔

اٹس اوکے! تم ایسا کرو مجھے وہ دو"اس نے پاس پڑے ڈسٹر کی طرف شہادت کی انگلی" سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

زخرف نے اس کو ڈسٹر تھمایا اور کھڑے ہو کر منظر کا جائزہ لینے لگی۔

"!اب یوں بت بن کر کیا دیکھ رہی ہو؟ کپس میں چائے نکالو بیوقوف"

اوہ سوری سوری! نکالتی ہوں۔"اس نے کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔"

چائے کپس میں نکال کر جب اس کی نظر چولہے پر پڑی جو کہ بالکل صاف تھا۔ کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ اس چولہے کا کچھ دیر پہلے کیا حشر ہو گیا تھا۔ وہ ذوہان کو سراہے بغیر رہ نہ سکی۔

واؤ ذوہان بھائی آپ میں یہ ٹیلنٹ بھی ہے۔ مجھے آج اندازہ ہوا ہے۔" اس نے مسکراتے" ہوئے ذوہان کو مخاطب کیا جو اب ہاتھ دھو رہا تھا۔

"جی محترمہ ہم مردوں کو بھی ایسے کام آتے ہوتے ہیں۔"

خیر تھینک یو سو مچ فار دِس ذوہان بھائی! اور ہاں واچ کیلئے بھی بہت شکریہ۔ مجھے بہت" پسند آئی ہے واچ۔" اس نے نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"Anytime for you lady Zukhraf!"

www.novelsclubb.com

اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور کچن سے باہر چلا گیا۔ زخرف اس کو جاتے دیکھتی رہی اس کے لہجے اور آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا جو زخرف کو کھٹک رہا تھا۔ خیر اس نے کپس اٹھا کر ٹرے میں سجائے اور لان کی جانب قدم بڑھائے۔

لان میں پہنچ کر اس نے ٹرے کو میز پر رکھا اور کچن سے کیک لے کر آئی۔اس کو بھی میز پر رکھا اور جا کر کرسی پر بیٹھ گئی۔اس نے اپنا کپ اٹھایا اور کپ کو لبوں سے لگا کر چائے پینے لگی اس کی نظر سامنے ذوہان پر پڑی جو اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔زخرف کو زندگی میں پہلی دفعہ ذوہان کا اس کو یوں دیکھنا برا لگا تھا۔اس کی آنکھوں میں کچھ تھا ہاں ذوہان کی آنکھوں میں کچھ تھا لیکن زخرف کو سمجھ نہیں آرہا تھا ابھی وہ اپنی سوچوں میں غرق تھی کہ اورنگزیب شاہ کے پکارنے پر سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔

زخرف بیٹا! آگے کا کیا ارادہ ہے؟ بزنس یا لاء؟"اورنگزیب شاہ کے لہجے میں نرمی تھی" اور لبوں پر مسکراہٹ۔ان کی آواز کافی بھاری تھی لیکن وہ ہمیشہ سامنے والے سے ادب اور احترام سے پیش آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

افکورس لاء تایا ابو!"اس نے فوراً جواب دیا۔"

زخرف لیکن میں نہیں چاہتی تم لاء پڑھو۔کیا کرنا ہے تم نے لاء پڑھ کر؟تم بی بی اے" کرلو۔اس کے بعد ایم بی اے کر لینا۔لیکن میں تمہارے لاء پڑھنے کے حق میں نہیں ہوں۔"عابدہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا.ان کا انداز نارمل تھا۔

زخرف نے حیرت سے ان کو دیکھا اور بولنا شروع کیا۔

کیوں اماں؟میرے لاء پڑھنے میں آخر کیا حرج ہے؟میرا لاء میں انٹرسٹ ہے اور میں" "لاء ہی پڑھنا چاہتی ہوں۔پلیز امی آپ مجھے فورس نہ کریں۔

ہاں عابدہ!میں زخرف کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔اور میں نے آج تک اپنے بچوں پر" اپنا کوئی فیصلہ امپوز نہیں کیا اور لاء پڑھنے میں آخر حرج ہی کیا ہے؟اگر میری بچی لاء پڑھنا چاہتی ہے تو وہ لاء ہی پڑھے گی۔"زبیر شاہ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔انہوں نے عام سے لہجے میں کہا۔ان کو اپنے بچوں کے فیصلے بہت عزیز تھے۔وہ اپنے بچوں کے ہر فیصلے کا احترام کرتے تھے ان پر اپنا کوئی فیصلہ نہیں تھوپتے تھے۔اس لئے جب زخرف نے کہہ دیا کہ وہ لاء پڑھنا چاہتی ہے اس کا مطلب ہے کچھ بھی ہو جائے زخرف لاء ہی پڑھے گی۔

ٹھیک ہے جب آپ باپ بیٹی نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔" عابدہ نے" کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے زخرف بیٹا۔ تم جو کرنا چاہتی ہو وہ کرو۔ ہم تمہارے فیصلے کا" احترام کرتے ہیں۔" اب کہ اورنگزیب نے اس کے فیصلے پر مثبت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے جواب دیا۔

تو پھر کس یونیورسٹی کو شارٹ لسٹ کیا ہے آپ نے مس زخرف؟" ذوہان نے زخرف" سے سوال کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب بھی مسکراہٹ تھی۔ آنکھوں میں اب بھی کچھ تھا۔

www.novelsclubb.com

اممم۔۔۔۔۔۔۔ویل میں باہر پڑھنے جانا چاہتی ہوں۔" زخرف نے یہ سہولت سے" کہا۔ لیکن عابدہ شاہ کا چہرہ کوئی دیکھے جو اس وقت سرخ ہو گیا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا کہ تم باہر جاؤ گی؟ بالکل بھی نہیں میں تمہیں کبھی خود سے اتنا دور" نہیں بھیجنے والی۔ کیا پاکستان میں کوئی یونی نہیں ہے جہاں تم ایڈمیشن کے سکو۔ آؤٹ آف کنٹری تو بہت دور کی بات ہے آؤٹ آف سٹی بھی نہیں جا سکتیں تم۔ اور یہ 'میرا' آخری فیصلہ ہے۔" ان کا لہجہ دو ٹوک تھا۔ وہ یہ کہہ کر رکی نہیں بلکہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں۔ زخرف نے یہ سن کر منہ بنالیا تھا۔ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ بھا باہر پڑھنے میں کہا حرج ہے۔ اف اللہ اب امی کو کیسے مناؤں؟ انفیکٹ کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ جب عابدہ شاہ نے کہہ دیا تو بس کہہ دیا۔ اس نے باہر کو سانس خارج کی۔ خدیجہ شاہ نے اس کو مخاطب کیا۔

دیکھو بیٹا! بھابھی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہم سب تمہارے بغیر کیسے رہیں گے؟" ان" کے لہجے میں فکر مندی اور محبت تھی۔ زخرف کے دور چلے جانے کی بات خدیجہ شاہ کو ڈسٹرب کرنے کیلئے کافی تھی۔ زخرف ابھی کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ رضیہ لان میں داخل ہوتی دکھائی دی۔ ارادہ ہمیشہ کی طرح منہ سے آگ نکالنا ہی تھا۔

اچھا تو اب ہمارے گھر کی عورت وکالت کرے گی؟ یہی پیشہ رہ گیا ہے اپنانے کو؟ اور" زبیر تمہاری عقل پر تو جیسے پردہ ہی پڑ گیا ہے۔ اپنے بچوں کی ہر بات مان کر تم کیا ثابت کرنا

www.novelsclubb.com

چاہتے ہو کہ تم بہت آئیڈیل باپ ہو۔یوں اپنے بچوں کی ہر جائزاور ناجائز بات مان کر تم خود کو ان کے سامنے اچھا تو ثابت تو کر ہی لو گے۔ لیکن پوری دنیا جب باتیں سنائے گی تمہارے بچوں کو تو یہ بچے ہی تم سے نفرت کریں گے۔"نخوت بھرے لہجے میں کہہ کر سامنے کپ سے چائی اٹھائی۔ تو زبیر شاہ نے بولنا شروع کیا۔

بھابھی آپ فکر نہ کریں مجھے دنیا اور زمانے کی کوئی فکر نہیں ہے اور میری بچی کا فیصلہ " بالکل درست ہے۔ مجھے اس کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔اور میں امید کرتا ہوں اگر آپ اس کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتی تو اس کا حوصلہ پست بھی نہ کریں۔"زبیر کے لہجے میں احترام تھا۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ اورنگزیب کی آنکھوں میں شدید غصہ تھا۔وہ بھی وہاں سے چلے گئے۔ان کے اٹھنے کے بعد زخرف آگے ہو کر بولی۔

افف اللہ تائی امی! آپ تو یہاں تھیں ہی نہیں۔آپ نے کیسے سن لیں ساری باتیں؟ چچ" چچ چچ اس نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔میں نے آپ کو آفر کی تو تھی کہ میرے ساتھ یہاں آجائیں لیکن آپ اس وقت نہیں آئیں اس کا مطلب ہے کہ آپ پھر اندر کھڑے ہو کر ہماری باتیں سن رہی تھیں۔توبہ ہے یار تائی امی! آپ کی یہ عادت اللہ ہی چھڑوائے اب"اس نے عام سے لہجے میں کہا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی

www.novelsclubb.com

گئی۔رضیہ کی کہی گئی کسی بات سے اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ویسے بھی اس عورت کی سنتا ہی کون تھا؟اور ویسے بھی جو انسان اپنی عزت کروانا نہ جانتا ہو دنیا بھی اس کی عزت نہیں کرتی۔ جس انسان کا دھرتی پر آنے کا مقصد ہی صرف حسد، نفرت اور لوگوں کے کرداروں پر کالک ملنا ہو۔اس کی لوگوں کی نظر میں کیا عزت ہو گی۔ برے کام جتنے مرضی پردے میں رہ کر کیے جائیں۔ چہرے پر ان کاموں کی سیاہی آہستہ آہستہ نظر آنا شروع ہو ہی جاتی ہے۔

"امی پلیز آپ اس طرح کی باتیں مت کیا کریں۔ہمارا کسی کی زندگی میں انٹرفئیر کرنا بالکل نہیں بنتا۔ وہ اب بالغ ہے۔اپنے فیصلے کرنا جانتی ہے اور اس کا پورا حق ہے کہ وہ اپنے لئے سٹینڈ لے۔ ہم کوئی نہیں ہوتے اس سے اس کا حق چھیننے والے۔" ذوہان نے نرمی سے رضیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

رضیہ نے نرمی سے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ لیکن رضیہ نے اس کی آنکھوں میں جو دیکھا تھا وہ اس کو بے چین کر گیا تھا۔ایک لمحہ بس ایک لمحہ ہی تو لگا تھا اس عورت کو اپنے بیٹے کی آنکھیں پڑھنے میں۔ جو آنکھیں زخرف نہیں پڑھ پا رہی تھی وہ رضیہ نے پڑھ لیں تھیں۔ کیونکہ وہ جو بھی تھی جیسی بھی تھی وہ ایک 'ماں' تھی۔ ذوہان

میں رضیہ کی جان بستی تھی وہ اپنے بیٹے سے اس قدر محبت کرتی تھی کہ بچپن سے آج تک کسی بھی خواہش کو زبان پر آنے سے پہلے ہی پورا کر دیتی تھیں۔ وہ ذوہان کیلئے کچھ بھی کر سکتی تھی۔ اس کی خوشی کے آگے رضیہ کو کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ ذوہان کی خوشی کے لئے تو وہ جان دے بھی سکتی تھی اور لے بھی سکتی تھی۔۔۔۔۔ کہاناں وہ ایک 'ماں' ہے۔

****

اصیر اپنے کمرے میں اس وقت تیار ہو رہا تھا۔ سیاہ رنگ کی پینٹ، سفید رنگ کی پوری آستینوں والی شرٹ اور اوپر گرے رنگ کے پوری آستینوں والی جرسی پہنے بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے وہ بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔ اس کا ڈریسنگ سینس اس کے حسن میں چار چاند لگا دیتا تھا۔ وہ باہر بہت کم جاتا تھا لیکن جب بھی جاتا تھا ایک دنیا منتظر ہوتی تھی اصیر ضیدی کی۔ وہ گھڑی کلائی میں پہن کر اب سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا کہ شجاع سے اس کا سامنا ہوا۔

السلام علیکم ابو!"اس نے ادب سے سلام کیا۔"

وعلیکم السلام! کہیں جا رہے ہو بیٹا؟"شجاع نے سوال کیا۔وہ سفید شلوار قمیص کے اوپر" سیاہ رنگ کا تسہ اوڑھے ہوئے تھے۔ان کا لہجہ بارعب تھا۔وہ ایک وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔

جی ابو! میں اور داؤد ڈنر کے لئے جا رہے ہیں۔"اس کا لہجہ نارمل تھا البتہ وہ ان کی آنکھوں" میں دیکھ کر بات نہیں کر رہا تھا۔راتوں کو جاگنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں ابھی بھی سرخ تھیں اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ شجاع اس سے اس بارے میں کوئی سوال کریں۔

ہمم اوکے جاؤ تم لوگ!"انہوں نے نرمی سے کہا۔اصیر کو بار بار داؤد کی کالز آ رہی تھیں۔" اس نے چھ بجے سے اب تک اس کو چالیس کالز کر لیں تھیں۔

گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر وہ اب ڈرائیو کر رہا تھا۔چہرے پر سنجیدگی تھی۔

بھائی آپ کتنی دیر لگاتے ہیں تیار ہونے میں۔اتنا ٹائم تو لڑکیاں بھی نہیں لیتیں یار اور ذرا" آپ اپنی تیاری تو دیکھیں! پھر وہاں آپ سے کوئی لڑکی آپ کا انسٹا اکاؤنٹ مانگ لے تو آپ کو غصہ آتا ہے۔"داؤد نے چڑانے والے انداز میں کہا۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے مسٹر داؤد ضیدی کہ میں نے کوئی دیر نہیں لگائی ہے۔" میں نے جو ٹائم دیا تھا میں اس پر ریڈی ہو کر تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں البتہ "آپ" کو کچھ زیادہ ہی جلدی ہوتی ہے ہر جگہ جانے کی بچوں کی طرح۔" اور اصیر نے سولہ آنے کی بات کی تھی داؤد بچوں ہی کی طرح تھا وہ اب تک میچور نہیں ہوا تھا۔ جب بھی کہیں اس کو اور اصیر کو باہر جانا ہوتا تھا تو وہ جانے سے ایک گھنٹہ پہلے ہی تیار ہو کر اصیر کو کالز کرتا رہتا تھا۔

" اچھا بھائی بس کریں آپ کو کیا پتہ کہ میں کتنا ڈیسنٹ انسان ہوں! ہنہہ اس نے کچھ منہ بناتے ہوئے کہا۔

میچور انسان وہ بھی تم داؤد؟ ہاہاہاہاہا!!! داؤد نے دل ہی دل میں سوچا۔ ایک تو خود کو اچھا ثابت کرنے کیلئے کتنے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ اس نے دل ہی دل میں توبہ کی۔ داؤد نے اصیر کا ڈیش بورڈ پر رکھا ہوا فون اٹھایا اور پوچھا لے لوں؟

www.novelsclubb.com

اصیر نے آنکھوں کے اشارے سے ہی جواب دیا ایسے جیسے کہنا چاہ رہا ہو یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ داؤد نے سب سے پہلے اصیر کی پلے لسٹ سے کوئی اچھا گانا لگانا چاہا۔ لیکن اس کے فون میں صرف ایک ہی گانا تھا۔

"نہیں ملتا بائے بیان ووکلز اونلی"

(Nahi milta by Bayan vocals only)

اس نے پلے کا بٹن دبانے سے پہلے اصیر سے پوچھا

"یہ کیا ہے بھائی؟ صرف ایک سانگ؟"

جو بھی ہے تمہیں سمجھ نہیں آئے گا چھوڑ دو اس کو اور یوٹیوب سے کوئی سانگ سرچ" کر کے پلے کر لو۔"اصیر نے نارمل انداز میں جواب دیا۔ لیکن داؤد کو اب وہی سننا تھا اس لئے اس نے پلے کا بٹن دبایا۔ گانا چلنا شروع ہو گیا۔ داؤد نے والیوم آہستہ کیا کیونکہ اصیر کو اونچی آواز میں گانے سننا بالکل پسند نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اکیلا ہے من پر مکمل ہے یہ ادھورے ہو تم!۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بلکہ ہو ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جھوٹ کی زمین پر فریب کے یہ سارے گھر۔ان میں رہنے والے تم خون سفید، دل پتھر۔زمہ ہے یہ قدرت کا یا خطا تمھاری ہے۔جو بھی ہے سبب سو ہے پر سزا ہماری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اب کہ اصیر نے والیوم خود تھوڑا اونچا کیا ایسے جیسے آنے والے لیر کس خود کو زبردستی سنانا چاہتا ہو۔داؤد اس کی اس حرکت کو حیرانی سے نوٹ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جس کو جو بھی ملتا ہے۔بے سبب نہیں ملتا۔۔۔مجھ سے بولے من میرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"!سب کو سب نہیں ملتا

گانا ختم ہونے کے بعد داؤد نے اپنے چہرے کا رخ اصیر کی طرف کیا اور کہا۔

"بھائی یہ کیسا سانگ تھا؟ کوئی میوزیکل انسٹرومنٹ یوز نہیں کیا گیا۔ اینڈ ٹو بی ویری اونسٹ ایک لفظ سمجھ نہیں آیا یار سوائے سب کو سب نہیں ملتا کے۔" یہ کہہ کر داؤد ایک دفعہ پھر سیدھا ہوا اور اپنا فون استعمال کرنے لگا تو اصیر نے بولنا شروع کیا۔

"داؤد مجھے میوزک میں کوئی خاص انٹرسٹ نہیں ہے۔ اور ان گانوں میں یوز ہونے والے میوزیکل انسٹرومنٹس سے میرا سر درد کرتا ہے۔ نہ مجھے ہپ ہاپ پسند ہے۔ اور نہ ہی بہت سیڈ سانگز۔ بس ایسے ہی لیرکس پسند آ گئے تو میں نے ڈاؤنلوڈ کر لیا۔ اور اس میں کوئی میوزیکل انسٹرومنٹ اس لئے یوز نہیں کیا گیا کیونکہ یہ میں نے ووکلز اونلی ڈاؤنلوڈ کیا ہے۔ یعنی میوزیکل انسٹرومنٹس سے پاک! اور رہی بات اس کے لیرکس کی تو میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا تمہیں سمجھ نہیں آئیں گے۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار چلیں آپ بتا دیں بھائی! اتنی کتابیں پڑھتے ہیں ظاہر ہے آپ کو کیوں نہیں آتا ہوگا اس کا مطلب اور مجھے ویسے بھی اردو ادب میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔" وہ دونوں

ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔گاڑی میں تھوڑی دیر خاموشی رہی جس کو اصیر کی وجیہہ آواز نے توڑا۔

"!اکیلا ہے من پر مکمل ہے یہ ادھورے ہو تم"

داؤد! ہم پر کچھ آزمائشیں کیا آجائیں ہم خود کو دنیا کا سب سے مظلوم انسان سمجھنے لگتے" ہیں۔ہمارا دل کرتا ہے ہماری جھولی میں دنیا بھر کے لوگوں کی ہمدردیاں آکر ڈال دی جائیں۔ہم ہر کسی کو اپنا دکھ سناتے ہیں۔ہم نہ بھی چاہیں تب بھی ہم سنا ہی دیتے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے ہمارا 'من' اکیلا ہے اس لیے اس اکیلے من کو دلاسے دینے کیلئے ہم لوگوں کی جھوٹی تسلیوں کا سہارا لیتے ہیں حالانکہ' ہمارا من اکیلا نہیں ہے۔ہمارا من تو مکمل ہے ' معلوم ہے کیسے داؤد؟اس نے داؤد سے سوال کیا۔

کیوں؟'داؤد نے اپنے منہ سے نکلتے ہوئے سنا۔'

کیونکہ اس من میں اللہ بستا ہے داؤد! یہ من مکمل ہی ہے۔یہ دل ادھورا نہیں ہے۔"

ہمارے کردار ادھورے ہیں۔ ہماری زندگی میں موجود کردار ادھورے ہیں۔

لوگوں سے جڑے احساسات ادھورے ہیں۔

لوگوں کی دی گئی سو کالڈ تسلیاں ادھوری ہیں لیکن یہ من !"وہ رکا۔

یہ من مکمل ہے! کیونکہ اس من میں 'وہ' بستا ہے جو اللہ ہے۔"

اس کی بات مکمل ہونے کے ساتھ گھر سے ریستوران جانے تک کا سفر بھی مکمل ہو گیا تھا۔

وہ اور داؤد اس وقت مونال کے باہر کھڑے ہوئے تھے کیونکہ وہ داؤد کا فیورٹ ریستوران تھا۔ گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ دونوں اندر گئے داؤد نے اس کو مخاطب کیا۔

بھائی گاڑی میں جو باتیں آپ نے کہیں وہ بہت ڈیپ تھیں۔ مجھے نہیں پتہ تھا آپ اتنے "ریلیجئس ہیں۔

www.novelsclubb.com

اصیر نے اس کی بات پر زور کا قہقہہ لگایا اور کہا۔"

گاڑی میں میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے یہ شو ہو کہ میں ریلجئس ہوں۔ تم سچ "

"!میں بہت ام میچور ہو داؤد

"!لیکن یار آپ کو اللہ کے بارے میں کافی پتہ ہے۔آئی ایم امپریسڈ بھائی"

"اللہ اللہ کہہ دینے سے لوگ اللہ والے نہیں ہو جاتے داؤد اور رہی بات ریلیجئس ہونے کی تو وہ میں تب ہوتا جب میں تمہیں کسی گانے کا ریفرنس دینے کی بجائے ایک آیت کے مفہوم سے اس بات کو کلئیر کرتا!"اس نے سنجیدگی سے کہا۔"اب چلو جلدی۔"وہ مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

آسمان آہستہ آہستہ جامنی ہو کر سیاہ ہوتا جا رہا تھا دھند نے اس جگہ کو مزید پرکشش بنا رکھا تھا۔وہ دونوں ٹیبل پر بیٹھے اپنا آرڈر نوٹ کروا رہے تھے۔

"""بھائی دیکھ لیں میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا آپ کو کنگال کر کے نکلوں گا یہاں سے۔ داؤد نے اصیر کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"جو آرڈر کرنا ہے کر لو۔آج اصیر ضیدی کنگال نہیں ہو گا۔"اس نے مسکرا کر آنکھ مارتے ہوئے کہا۔داؤد نے مینیو کارڈ کا جائزہ لیتے ہوئے بولنا شروع کیا۔

"آپ ایسا کریں بیف سٹیک ان مشروم ساس،بیٹرڈ فرائز ریگیولر لے آئیں۔۔۔۔۔۔اور ڈرنک میں آپ مارگریٹا ان آرنج فلیور لے آئیں پلیز۔"داؤد نے مسکراتے ہوئے اپنا

آرڈر لکھوایا اور اصیر کی طرف دیکھا۔اس کے چہرے پر مسلسل مسکراہٹ تھی۔اصیر ضیدی کو تنگ کرنا آسان کام تھوڑی ناں تھا۔

سر آپ کیا لیں گے؟" ویٹر نے اصیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس نے مینیو کارڈ کی" طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

فش وِد چلی گارلک ساس۔ چکن اینڈ ویجٹیبل فرائڈ رائس اور ڈرنک میں آپ بلیو لاگون" لے آئیں۔" ویٹر آرڈر لکھ کر وہاں سے چلا گیا تو داؤد نے اس سے پوچھا۔

خیریت ہے بھائی؟ کوئی جیک پاٹ لگ گیا ہے کیا؟" داؤد نے اس کو کہنی مارتے ہوئے" کہا۔

میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ مجھے پراجیکٹ ملا ہے۔میں فری تھا اس لئے میں نے یہ کام" ڈیلیوری سے ایک دن پہلے ہی کر لیا۔ان کو میرا کام اتنا پسند آیا کہ انہوں نے مجھے ہائر کر لیا ہے۔اور اب انہوں نے مجھے مزید دو پراجیکٹس دے دیئے ہیں۔اور ان کو تین ماہ میں کمپلیٹ کرنے کو کہا ہے۔اور وہ لوگ مجھے اچھا خاصہ پے کر رہے ہیں داؤد ضیدی۔اگر

آپ آج یہاں دو لاکھ کا بھی کھانا کھاتے ہیں۔تب بھی اصیر ضیدی کنگال نہیں ہو سکتا۔"
اس نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔آج اس کا موڈ کافی خوشگوار تھا۔

واؤبھائی! مبارک ہو بھئی۔۔۔گلے تو لگیں یار۔آپ کی ہر خوشی میں میری خوشی ہے۔"
آپ کی ہر کامیابی میری اپنی کامیابی ہے بھائی۔آئی ایم سوہیپی فار یو یار!"اس نے اصیر کے
گلے لگتے ہوئے کہا۔

داؤد میرے پاس تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے جس پر میں اپنے پیسے خرچ کروں۔تم"
صرف میرے بھائی نہیں ہو داؤد۔تم اصیر ضیدی کا قیمتی اثاثہ ہو داؤد جسے وہ کسی قیمت نہیں
کھو سکتا۔جس پر اگر اس کو اپنی ساری دولت بھی خرچ کرنی پڑے تو وہ ایک لمحہ بھی نہیں
سوچے گا۔"اس کی آنکھوں میں ایک دفعہ پھر دنیا بھر کی ویرانیاں آبسی تھی۔لیکن چہرے
پر اب بھی مسکراہٹ تھی جواب پہلے کی نسبت تھوڑی مدھم ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

چلیں بھائی آپ مجھے ایموشنل نہ کریں اب اور وہ دیکھیں کھانا آگیا ہے۔اس نے سامنے"
سے ویٹر کو آتے ہوئے دیکھا تو کہا۔اور ویسے بھی ابھی آئسکریم رہتی ہے۔"داؤد نے
ہاتھوں کو تیزی سے رگڑتے ہوئے کہا۔

****

شاہ ہاؤس کے مکین اپنے کمروں کا رخ کر چکے تھے۔لیکن ایک مکین ابھی بھی ایسا تھا جو چوروں کی طرح سیڑھیاں اتر رہا تھا کہ کہیں کسی کو خبر نہ ہو جائے۔کچن میں جا کر وہ اپنے لئے چائے بنانے لگی۔

زخرف تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟"ذوہان اس کو رات کے اس پہر دیکھ کر واقعی" حیران ہوا تھا۔وہ چونکتے ہوئے انداز میں مڑی۔

ذوہان بھائی میں تو اتنے آرام سے آئی ہوں آپ کے کانوں میں کوئی خاص قسم کا سینسر" "فٹ ہوا ہے؟

میرے کانوں میں کوئی خاص قسم کا سینسر فٹ نہیں ہے۔میں اپنے لئے چائے بنانے آیا" تھا۔آفس سے آج جلدی آنے کی وجہ سے میں کچھ امپورٹنٹ میلز سینڈ نہیں کر سکا۔اور تھوڑا کام بھی پینڈنگ ہے۔رات دیر تک جاگنا ہے مجھے مس زخرف اسی لئے میں چائے بنانے آیا تھا۔"اس نے دونوں بازوؤں کو سینے پر پھیلاتے ہوئے کہا۔

اوہ اچھا! چلیں کیا یاد کریں گے ایک سپیشل چائے پلاتی ہوں آپ کو ساری رات نیند نہیں آئے گی ایسی چائے پلاؤں گی۔" وہ چیلنج کرنے والے انداز میں کہہ رہی تھی۔

اوکے! لیٹس سی۔" وہ یہ کہتا ہوا ڈائننگ ٹیبل کی ایک کرسی کو باہر کھینچ کر بیٹھ گیا۔"

زخرف چائے بنانے میں مصروف تھی اور موصوف صاحب زخرف کو دیکھنے میں۔

زخرف کی چائے تیار ہو چکی تھی۔ اس لئے اب وہ اپنی چائے کو کپ میں انڈیل کر ذوہان کے لئے ساس پین دھو رہی تھی۔ ساس پین کو چولہے پر رکھ کر اس نے عام انداز میں چائے بنائی۔ ذوہان اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔ ہاں ایک چیز اضافی جو اس نے چائے بناتے ہوئے ڈالی تھی وہ الائچی پاؤڈر تھا۔ چائے کو کپ میں انڈیلنے کے بعد اس نے ایک کیبن کھولا اور اس میں سے کافی پاؤڈر کا جار نکال کر آدھا چائے کا چمچ چائے میں ڈال دی اور ذوہان کے سامنے رکھ دی۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا کیا ہے تم نے ابھی؟ یہ کافی ہے یا چائے؟" ذوہان نے کپ کو دیکھتے ہوئے حیرت" سے کہا۔

"دیکھیں پینے سے پہلے نو کو منٹس اور یہ کوئی چائے یا کافی نہیں ہے۔ یہ ہے چائے میں ایک چمچ کافی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ذوہان نے کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔ خوشبو تو واقعی بہت اچھی ہے۔ وہ سراہے بغیر رہ نہ سکا۔ ایک سپ لینے کے بعد وہ کبھی چائے کو دیکھتا کبھی زخرف کو جو اس کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کہنا چاہ رہی ہو۔ بتائیں بھی کیسی بنی ہے؟

"ویل یہ چائے میں ایک چمچ کافی بہترین بنی ہے زخرف زبیر۔" اس نے پرجوش لہجے میں کہا کیونکہ وہ جو بھی تھی چائے یا کافی۔ وہ واقعی بہت اچھی بنی تھی۔

"دیکھا میں نے کیا کہا تھا آپ کو پتہ ہے جب میرے ایگزامز ہوتے تھے ناں تب میں یہی پیتی تھی اس کو پینے سے نیند نہیں آتی۔" وہ یک دم پرجوش ہو گئی۔

"چلو اب میں اپنے روم میں جا رہا ہوں اور مجھے یہ تو بتاؤ تم کیا کر رہیں تھیں اس وقت کچن میں؟" ذوہان کو جیسے اب یاد آ رہا تھا یہ سوال کرنا۔ زخرف اپنے ہونٹ کاٹنے لگی۔

وہ ذوہان بھائی ایک نیا ترکش ڈرامہ آیا ہے۔میری کافی ایپیسوڈز مس ہو گئی ہیں۔میں" سوچ رہی ہوں ایک رات لگا کر سارے ایپیسوڈز دیکھ لوں۔"اس نے ظاہری شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔ذوہان کو افسوس ہوا۔

زخرف! آنکھیں دیکھو اپنی اندر چلی گئیں ہیں راتوں کو جاگ جاگ کر اور کتنے ڈارک" سرکلز ہو گئے ہیں۔یہ سب نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے ہی ہے۔تم دن میں دیکھ لیا کرو بٹ یوں راتوں کو جاگ کر مت دیکھا کرو۔آئیز افیکٹ ہونگی پھر لگانا گلاسس۔"ذوہان اس کو نرمی سے سمجھا کر چلا گیا اس کو اندازہ تھا اس کا کام ہو گیا ہے۔اس کی آنکھوں پر بات ہوئی تھی۔اور زخرف کو اپنی گہری آنکھیں، لمبے ناخنوں والے ہاتھ،اور خوبصورت بال، بہت عزیز تھے۔سیلف اوبسسڈ لڑکی! کمرے میں جا کر سب سے پہلے اس نے اپنے چہرے کو دیکھا۔آنکھیں واقعی اندر گئی ہوئیں تھیں۔اور ان کے نیچے ڈارک سرکلز بھی موجود تھے۔"افف اللہ یہ ذوہان بھائی کی نظر کتنی تیز ہے۔"اس نے رات کو جاگنے کا مکمل انتظام کر رکھا تھا۔لیکن آج سے وہ رات کو نہیں بلکہ دن میں ہی اپنا ڈرامہ دیکھ لیا کرے گی۔لیکن دن میں وہ مزہ کہاں آتا ہے جو رات کو آتا ہے۔اس نے دل ہی دل میں سوچا۔ لیکن نہیں زخرف بیوٹی پر نو کومپرومائز۔اس نے ایک دفعہ پھر دل ہی دل میں سوچا۔اب

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا فون آن کیا اور ایک ویب سائٹ سے ڈارک سرکلز کا سیرم آرڈر کیا اور سونے کیلئے بیڈ پر لیٹ گئی۔ کچھ ہی دیر میں نیند کی وادی اس پر مہربان ہو گئی تھی۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو رات میں چین کی نیند آ جاتی ہے۔

****

سفید چادر میں لپٹی ہوئی عورت ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ بھی چادر میں چھپا ہوا تھا۔ وہ اس عورت سے فاصلے پر بیٹھا ہوا سوال کر رہا تھا۔

آپ۔۔ آپ کون ہیں؟ مجھے بتائیں آپ کون ہیں؟" وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا۔"

میں تمہاری زندگی کا وہ حصہ ہوں جو تمہیں خود ڈھونڈنا ہے اصیر! مجھے ڈھونڈ لو! میں "
"بہت تکلیف میں ہوں۔ مجھے ڈھونڈ لو اصیر۔۔۔۔۔ اب کہ وہ عورت رو دی تھی۔

لیکن کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو۔۔۔مجھے کچھ تو بتائیں۔"کانوں کے پردوں کو پھاڑ" دینے والی چیخ اس کی سماعت سے ٹکرائی اور اصیر کی آنکھ کھل گئی۔اس کو اور داؤد کو ریسٹورنٹ سے آئے کافی دیر ہو گئی تھی۔آج وہ جلدی سو گیا تھا۔اس کو اب اپنی نیند پوری کرنی تھی لیکن وہ ان بد نصیبوں میں سے تھا جن کو رات میں بھی چین کے دو پل نصیب نہیں ہوتے۔اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔آنکھوں میں بے بسی۔

میرے بس میں ہوتا تو میں آپ کو ڈھونڈ نکالتا۔کاش میں آپ کی تکلیف دور کر سکتا۔" آپ میرے خوابوں میں آتی ہیں۔میری راتوں کی نیند حرام کر دی ہے آپ نے۔مجھے یہ تو بتائیں آپ ہیں کون؟ کہاں ہیں آپ؟"وہ بے بسی سے دبا دبا چلایا۔۔۔۔۔۔۔"یااللہ میری مدد کر!"

www.novelsclubb.com